بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ **16** /اگست 2013ء بمطابق **08**/شوال المکرّم 1434ھ بروز جمعتہ المبارک بوقت شام 04بجکر30منٹ پر زیر صدارت جناب اسپیکر میر جان محمد خان جمالی بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب سپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

﴿ پارہ نمبر ۳۰ سورۃ النصر آیات نمبر ۱ تا ۳ ﴾

ترجمہ: جب اللہ کی مدد آ پہنچی اور (فتح حاصل ہوگئی)۔ اور تم نے دیکھ لیا کہ لوگ غول کے غول خُدا کے دین میں داخل ہورہے ہیں۔ تو اپنے پروردگار کی تسبیح بیان کرو اور اس سے مغفرت مانگو بیشک وہ معاف کرنے والا ہے۔ وَمَاعَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ۔

جناب اسپیکر: بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ Provincial Assembly of Balochistan Rules of Procedure and Conduct of Business. قاعدہ نمبر 13 کے تحت Penal of Chairmans کا مَیں اعلان کرتا ہوں۔

<u>چیئرمینوں کا پینل</u>

1۔ شیخ جعفرخان مندوخیل صاحب۔

2۔ سردار رضا محمد بڑیچ صاحب۔

3۔ انجینئر زمرک خان صاحب۔

4۔ محترمہ راحیلہ عبدالحمید خان درانی صاحبہ۔

پچھلے دنوں ہمارے ایک sitting member وفات پاگئے ہیں۔ پہلے اُنکے لئے دُعائے مغفرت کرائی جائیگی اور بھی واقعات ہوئے ہیں عید سے پہلے اور آج تک جو ہورہے ہیں۔ چاہے وہ پولیس لائنز کا واقعہ ہو، محیب اللہ کاکڑ ایس ایچ او کا، فاروقیہ مسجد کا معاملہ اور آج آپکو اطلاع مل چکی ہوگی کہ جعفرایکسپریس پر راکٹ فائر ہوا ہے وہاں بھی فوتگیاں ہوئی ہیں۔ مولانا صاحب! آئیں دُعا کریں، پہلے عظیم بلیدی صاحب کیلئے۔

(اس مرحلے پر مرحومین کی ارواح کے ایصال ثواب کیلئے فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب اسپیکر: اِس سے پہلے کہ اپنے معزز ممبر کے honour میں اجلاس برخاست کیا جائے، جو روایت ہے۔ رحمت بلوچ صاحب! آپ floor لیں۔ اور اُنکے بارے میں کچھ کہیں۔

جناب رحمت علی صالح بلوچ: شکریہ جناب اسپیکر! آج کے اجلاس کے توسط سے، مَیں اپنے ساتھی، اپنے بازُو، جو میرے دائیں side پر بیٹھا کرتا تھا۔ بہت دُکھ اور افسوس کا اظہار کرتا ہوں۔ جناب اسپیکر! یہ میرے لئے، نیشنل پارٹی کیلئے بلکہ پورے بلوچستان یا بلوچ قوم کیلئے ایک بڑا سانحہ ہے۔ اِس سے پہلے کہ مَیں میر عظیم بلیدی کی زندگی پر، پھر اُسکی فکری اور سیاسی وابستگی پر نظر ڈال دوں۔ مَیں میڈیا کے سامنے اِس floor کے توسط سے ایک بات کی clarification کرنا چاہتا ہوں۔ کہ میر عظیم بلیدی کی موت، یہ خودکشی نہیں ایک accident تھا۔ اِس واقعہ کی خبر سُن کر مَیں خود وہاں پہنچ گیا۔ جو باتیں ہیں پولیس کی، جو ڈاکٹروں نے check up کیا ہے۔ اور وہاں جو ذمہ دار اور دوستوں کی باتیں ہیں کہ وہ رات کو سفر سے late آیا تھا اور کمرے میں پہنچا۔ اور اُس نے جن دوستوں کو اُنکے گھروں تک پہنچا دیا تھا اُنکو تاکید کی تھی ''کہ کل صبح دس بجے تین چار جگہوں پر فاتحہ خوانی کیلئے جانا ہے''۔ تو اُس نے موبائل چارج پر لگا کے، وہاں bed پر بدقسمتی سے جو رائفل

رکھی ہوئی تھی۔ وہ پہلے سے loaded تھی۔ اُسکو پتا نہیں تھا اُس نے میگزین نکال کر ٹیبل پر رکھا۔ اور اِسی اثنا میں یہاں فائر ہوا۔ تو بدقسمتی یہ ہے کہ یہ ایک accident تھا۔ میڈیا اخباروں میں چلایا گیا کہ یہ خودکشی ہے۔ بلکہ مَیں اِسکو clear کرتا چلوں۔ ایسا سمجھو کہ مَیں اُسکی فیملی کا ایک ممبر ہوں۔ اُسی طرح جس طرح باقی اُسکی فیملی کے ممبرز ہیں۔ اور جہاں تک میر عظیم بلیدی کا تعلق ہے جناب اسپیکر! مَیں اُسکی سیاسی اور فکری وابستگی کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں۔ یہ نیشنل پارٹی کیلئے ایک سانحہ ہے۔ جو ایک مضبوط، عظیم سیاسی کارکن اور ایک عظیم سیاسی لیڈر سے محروم ہوئی۔ بلکہ میر عظیم بلیدی کا تعلق اُس گھرانے سے تھا جس گھر میں بہت سی قدآور شخصیات پیدا ہوئی ہیں۔ یہ اُس انسان کا بیٹا تھا جو دو بار اسمبلی ممبر منتخب ہوئے تھے۔ اُسکا والد شہید میر ایوب بلیدی ایک غریب دوست، قوم دوست، اِس سرزمین سے محبت کرنے والا بندہ اور ایک بے لوث سیاسی کارکن تھا۔ وہ ۱۹۸۳ء کو شہید میر ایوب بلیدی کے گھر بلیدہ مہناز میں پیدا ہوا۔ میٹرک اور انٹر، لارنس کالج اسلام آباد سے کیا اور اسکے بعد گریجویشن F.C کالج لاہور سے کیا۔ اسکے بعد جونہی وہ علاقے میں آیا، اُس نے باقاعدہ طور پر اپنی سیاسی سرگرمیوں کا آغاز ایک اچھے اور منظّم انداز میں کیا، ۔ بلکہ مَیں یہ گوش گزار کرتا چلوں کہ شہید ایوب کی شہادت کے بعد بلیدہ میں غریب، مزدور اور محنت کش طبقہ وہ ایسے مایوس ہوگیا تھا کہ وہ بلیدہ چھوڑ کر حب اور کراچی میں جاکر آباد ہوا۔ گریجویشن کے بعد جب میر عظیم بلیدی واپس آکر علاقے میں اپنی سیاسی سرگرمیاں شروع کیں۔ تو اسکے آنے کے بعد تمام لوگ واپس آکر بلیدہ میں دوبارہ آباد ہوگئے۔ اسکے ساتھ ساتھ یہ بتاتا چلوں کہ میر عظیم بلیدی کے والد کی شہادت کے بعد، جو بڑی جنگ چھڑی تھی پورے مکران میں پینتیس بندے مارے گئے تھے۔ بائیس سالہ مسئلے کو پچھلے سال اِس نوجوان نے انسانیت دوست اور پُرامن سیاسی جدوجہد کا ثبوت دیتے ہوئے باقاعدہ طور پر ایک اہم role ادا کیا۔ اُسکے والد کی شہادت کے بعد یہ مسئلہ پھوٹ پڑا تھا، اُس نے اِس مسئلے پر مکران کی امن کمیٹی کے ساتھ بھرپور انداز میں تعاون کرکے، اِس مسئلے کو حل کروا کر انسانیت اور قوم دوستی کا ثبوت دیا۔ اسکے ساتھ ساتھ جناب اسپیکر! میرے پاس ایسے الفاظ نہیں ہیں کہ اُسکے کردار اور اُسکا جو role رہا ہے علاقے میں، مَیں وہ الفاظ ادا کروں۔ بلکہ میں اُسکی مغفرت کیلئے دُعا کرتا ہوں۔ اور یہ ایک سانحہ ہے ہمارے لئے۔ اور مَیں کوشش کروں گا، میری یہ commitment ہے کہ جس سوچ اور فکر کے ساتھ اُس نے ایک خدمت سرانجام دی ہے، اُسکے مشن کو پارٹی کے ارکان، کارکن، بشمول پارٹی لیڈر شپ پایہ تکمیل تک پہنچادے گی۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر: شکریہ۔ خالد لانگو صاحب! Please take the floor.

میر خالد لانگو: بسم اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ شکریہ جناب اسپیکر! آج پورا بلوچستان، خاص کر ہم ہماری پارٹی ایک عظیم دوست، عظیم بھائی سے محروم ہوگئی ہے۔ لیکن مجھے افسوس اس بات کا ہے کیونکہ میں تو عید پر ملک سے باہر تھا۔ عظیم بلیدی ایک بہادُر باپ کا بہادُر بیٹا تھا۔ خودکشی تو بزدلوں کا کام ہوتی ہے۔ زندگی سے بیزار بزدل لوگ ہوتے ہیں۔ افسوس کہ حکومتی سطح پر یا ہماری پارٹی کے حوالے سے بھی، ایک ہفتہ دس دن گزرنے کے باوجود اسکی تصحیح نہیں کی گئی۔ خودکشی میرے خیال میں وہ کر ہی نہیں سکتا تھا۔ اسکو میڈیا میں جس طرح اُچھالا گیا، خودکشی کا رَنگ دیا گیا، تو میں اسکی مذمت کرتا ہوں۔ جیسے رحمت جان نے حقیقت آپ لوگوں کے سامنے پیش کی، اُسکے والد شہید ایوب بلیدی کی بلوچستان اور بلوچستان کے عوام، خاص کر نیشنل پارٹی کیلئے جو commitment تھی، جو اُنکی قربانیاں تھیں۔ عظیم بلیدی کی موت ہماری پارٹی کیلئے بلوچستان کیلئے ایک بہت بڑا سانحہ ہے۔ مَیں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اُسکو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور یہ جو ایک خلا پیدا ہوا ہے۔ وہ خلا میرے خیال میں بلوچستان خاص کر اُس علاقے کے لوگوں کیلئے کافی عرصے تک پُر نہیں ہوسکے گا۔ بس اللہ تعالیٰ سے یہ دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُسکو جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر: شکریہ۔ اِس سے قبل کہ مَیں اجلاس کی کارروائی ملتوی کروں۔

جناب عبیداللہ خان بابت: جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: جی بابت صاحب! آپ بات کرنا چاہتے ہیں؟

جناب عبیداللہ خان بابت: عظیم بلیدی صاحب جو تین چار روز پہلے اپنے گھر میں فوت ہوئے تھے۔ مَیں انکی اِس ناگہانی موت پر بہت افسوس کا اظہار کرتا ہوں۔ اور میں اپنی پارٹی کی طرف سے اُنکے تمام خاندان، عزیز و اقارب سے دلی افسوس کا اظہار کرتا ہوں۔ عظیم بلیدی تو ایک نوجوان تھا، پہلی بار وہ منتخب ہوکر اس اسمبلی میں آیا تھا۔ انکے والد محترم ایوب بلیدی جو ہمارے ساتھ پچھلے دَور میں منسٹر بھی رہے ہیں۔ مَیں خود اُنکی فاتحہ خوانی کیلئے اُنکے گھر گیا تھا۔ حقیقت میں عظیم بلیدی جوان آدمی تھے اسمبلی میں ہماری پشتو میں کہتے ہیں ''کہ دَمزک ژغ وہ ئی۔ دَدہ ژغ نہ وہ''۔ یعنی وہ بہت مدّبرانہ انداز میں آدمی سے ملتے تھے، اور ہر ایک کی عزت بھی کرتے تھے۔ اور یہ حقیقت بھی یہ ہے۔ اگر واقعے کی نوعیت کو دیکھا جائے تو وہ رات کو دیر تک دوستوں کے ساتھ بیٹھ کر پھر گھر آیا تھا۔ تو یہ حقیقت ہے کہ اسکو ہم خودکشی نہیں کہہ سکتے۔ انکا گھر کا مسئلہ بھی حل ہوا تھا۔ گھر میں بھی کوئی ایسا مسئلہ نہیں تھا۔ جوان آدمی تھا اور انکے دوست جو لاہور میں انکے ساتھ پڑھتے تھے، ہمارے علاقے کے لوگ، اُن

لوگوں نے کہا کہ عظیم بہت اچھا student اور قابل آدمی تھا۔ اور تعلیم میں بھی وہ کسی سے پیچھے نہیں تھا۔ تو مَیں پشتونخوا ملی عوامی پارٹی کی طرف سے اُسکی ناگہانی موت پر ہم سب کو افسوس ہے۔ ہمارا colleague تھا ہمارا دوست تھا۔ اُن کے جانے سے بہت بڑا خلا پیدا ہوا ہے۔ تو ہم اسکے بھائیوں اور بیٹیوں سے تعزیت کرتے ہیں۔ شکریہ جی۔

جناب اسپیکر: گُل محمد دمڑ صاحب۔

حاجی گُل محمد دمڑ: شکریہ۔ جناب اسپیکر! عظیم بلیدی صاحب بہت اچھے انسان تھے۔ اور اُن سے میرا تو خیر زیادہ وہ نہیں تھا۔ تین چار ملاقاتیں اُن سے ہو چکی ہیں۔ یقیناً وہ غریب پرور تھے۔ اور سنتے رہے ہیں کہ بہت اچھے مخلص اور عزت دار آدمی تھے۔ مَیں اپنی اور اپنی پارٹی جمعیت علماء اسلام کی طرف سے اُنکے غم میں اُنکے خاندان کے ساتھ برابر کا شریک ہوں اور ہمیں دُکھ ہوا۔ جیسے ہمارے فاضل ممبر نے کہا کہ یہ حادثہ تھا۔ اور یقیناً یہ حادثہ ہی ہوگا کمزور آدمی خودکشی کر سکتا ہے بہادر اور دلیر انسان وہ خودکشی نہیں کر سکتا۔ وہ بہادری سے اپنی جان دے دیتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ سے ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُنکی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اُنکو جگہ عطا فرمائے آمین۔

جناب اسپیکر: جی زمرک خان صاحب۔

انجینئر زمرک خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب اسپیکر صاحب! مَیں بھی اپنی اور اپنی پارٹی کی طرف سے عظیم بلیدی کی ناگہانی حادثاتی موت پر اُنکے خاندان، انکی پارٹی اور پورے بلوچستان کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں۔ حقیقت میں ہم بھی انکے خاندان کو جانتے ہیں۔ انکے کزن ظہور بلیدی بھی ہمارے ساتھ یہاں منسٹر رہے ہیں۔ پورا خاندان انکا ایک تاریخ رکھتا ہے، بلوچستان کی سیاست میں انکے والد ایوب بلیدی صاحب بلکہ وہ خود ایک نوجوان تھے انکے لئے وقت بہت زیادہ تھا عوام کی خدمت کا۔ وقت سے پہلے انکی موت ہوئی ہمیں بھی افسوس ہے اور انکے خاندان کے ساتھ ہم انکے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اور انکے خاندان کو صبر وجمیل عطا کرنے کی دعا کرتے ہیں، اللہ انکو جنت الفردوس میں جگہ دے۔

جناب اسپیکر: شکریہ۔ میر عاصم صاحب۔

میر محمد عاصم کرد گیلو: اسپیکر صاحب! عظیم بلیدی ہمارے colleague تھے اور پچھلے اجلاس میں ہمارے اس اسمبلی کی کارروائی میں شریک تھے، انکی ناگہانی موت کا سن کر ہمیں بہت افسوس ہوا۔ اور پچھلے اجلاس میں غالباً مَیں اِدھر ان سے ملا تھا، تو اُنکا بھانجا، جسے شہید کیا گیا تھا۔ مَیں نے کہا عظیم صاحب! مَیں فاتحہ کیلئے وہاں نہیں

آ سکا۔تو انہوں نے کہا ''مَیں ایم پی اے ہاسٹل جارہا ہوں آپ اُدھر آ جائیں''۔میں گیا وہاں ظہور بلیدی جو ہمارے colleague ہمارے منسٹر بھی تھے۔اُنکے بھائی تھے۔عظیم صاحب سے ایم پی اے ہاسٹل میں تقریباً آدھا گھنٹہ بیٹھے گپ شپ کی۔اسپیکر صاحب! اسکے والد بھی ہمارے House کے رکن رہ چکے ہیں۔مَیں اپنی طرف سے، اپنی پارٹی کی طرف سے اور اپنے صوبائی صدر کی طرف سے، اِنکے غم میں برابر کے شریک ہیں۔اور ہمیں نہایت ہی افسوس ہوا ہے۔اللہ اسکو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

جناب اسپیکر: شکریہ۔ سیّد رضا صاحب! اپنی پارٹی کی نمائندگی کریں۔

سیّد محمد رضا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب اسپیکر! I condole the tragic that incident of Mir Azeem Buledi. مجھے افسوس رہیگا کہ ہمارا ساتھ اتنا مختصر رہا اِس House میں۔اور یہ بھی کہنا چاہونگا کہ وہ صرف نیشنل پارٹی کیلئے ایک سرمایہ نہیں تھے بلکہ اس سرزمین کیلئے بہت بڑا سرمایہ تھے جیسا کہ ہمارے رحمت جان صاحب اور میر خالد لانگو صاحب نے فرمایا کہ وہ ایک عظیم باپ کے عظیم فرزند تھے۔اللہ تعالیٰ اُنکو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور اُنکے لواحقین کو صبر عطا فرمائے۔ہم دُعا ہی کر سکتے ہیں اُنکے لئے۔ اور مَیں ایک دفعہ پھر کہونگا کہ بہت افسوس رہیگا ہمیں کہ وہ ہمارے ساتھ بہت مختصر رہا۔کاش! وہ ہم میں ہوتے اور ہم اُن سے مزید فیض حاصل کرتے۔شکریہ۔

جناب اسپیکر: شکریہ۔سردار اسلم صاحب۔

سردار محمد اسلم بزنجو: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔عظیم جان بلیدی کی ناگہانی موت پر جتنا بھی افسوس کیا جائے مَیں سمجھتا ہوں کم ہے۔وہ ہمارے بچوں کی طرح تھے۔رحمت بلوچ نے انکے حالاتِ زندگی اور انکے خاندانی پس منظر پورے ایوان کو بتایا۔واقعی یہ ہمارے، ہماری پارٹی اور انکے خاندان کیلئے اور خصوصاً مکران ڈویژن کیلئے ایک بہت بڑا سانحہ ہے۔شاید یہ خلا کافی عرصے تک پُر نہیں ہو سکے۔موت برحق ہے۔لیکن افسوس یہ ہوتا ہے کہ میڈیا اور وہاں کی انتظامیہ نے جس انداز سے انکی موت کا اخباروں اور ٹی وی میں ذکر کیا اس سے یقیناً انکے دوستوں کو ہمیں اور انکے خاندان کو کافی افسوس ہوا ہے۔جس طرح رحمت بھائی خود بھی گئے تھے موقع پر اور جو وہاں ہماری اپنی پارٹی کے دوستوں سے بات ہوئی تھی، اُن سب کی یہ رائے تھی کہ یہ اچانک حادثہ ہوا تھا، کیونکہ بارہ ایک بجے تک یہ کسی دوست کی دعوت پر تھے وہاں سے واپس آئے۔اس نے ہماری پارٹی کے دوستوں کو بتایا کہ کل ہمیں مختلف جگہوں پر فاتحہ خوانی کیلئے جانا ہے۔ایک رائفل (کلاکوف) اسکے کمرے میں تھی۔انہوں نے اسکا میگزین نکالا ہوا تھا شاید ایک گولی اسکے چیمبر میں پھنسی ہوگی۔عموماً دیکھا گیا ہے، جو اس طرح کا واقعہ ہوا

ہے۔ یقیناً وہ اپنے سر کو target کرتا ہے۔ یہ اس طرح نہیں تھا۔ خیر، جو ہوا، وہ ہمارے لئے، بلوچستان کیلئے، اُس علاقے کیلئے بہت ہی افسوسناک واقعہ ہے۔ ہم سب کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور اسی خاندان کا ایک لڑکا چند مہینے پہلے شہید کیا گیا تھا۔ یہ دوسرا بہت بڑا واقعہ ہے۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ اسکا دکھ اسکا غم وہ بالکل ناقابل بیان ہے۔ عظیم جان خصوصاً میرے لئے ایک چھوٹے بھائی اور بیٹے کی حیثیت سے، اِتنا عرصہ ہوا ہم میں رہا، کافی عزت واحترام سے وہ ہمیشہ ہم سب سے پیش آتا تھا۔ جتنا بھی ہم افسوس کریں کم ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر: ہینڈری مسیح صاحب۔

جناب ہینڈری مسیح بلوچ: شکریہ اسپیکر صاحب! یہاں میری پارٹی کے دوستوں اور دیگر معزز اراکین نے میر عظیم جان کی ناگہانی موت پر افسوس کا اظہار کیا۔ جناب اسپیکر! میر عظیم سے مَیں جب بھی ملا ہوں، وہ انتہائی ایک سنجیدہ شخص اور انتہائی سنجیدہ personality کے مالک تھے۔ وہ اعلیٰ تعلیم یافتہ تھے۔ اور غریبوں کا دَرد رکھتے تھے۔ اُنکی بات چیت سے، اُنکے attitude سے، جو مَیں نے سیکھا کہ کم بولنا اور عقلمندی سے اسکا جواب دینا اور لوگوں کے مسائل پر گہری نظر رکھنا اُنکی شخصیت کے اہم جزو تھے۔ میری اُن سے last جو ملاقات ہوئی۔ اُنکے کزن کی موت پر، جو ہم نے تعزیت کی۔ تو مَیں نے اُن سے کہا کہ یہ آپکے خاندان کیلئے بڑا دھچکا ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ ''یہ زندگی کا حصہ ہے، انہوں نے شیکسپئر کا قول یاد دلایا کہ دنیا ایک stage ہے، ہر کوئی یہاں آتا ہے، اپنا character ادا کر کے چلا جاتا ہے''۔ تو اُنکی سوچ، اُنکی فکر نیشنل پارٹی کیلئے، ہمارے لئے ایک ہماری منزل کی طرف بڑھتے ہوئے ہمارے قدم ہونگے۔ اُنکی موت سے ہمارے جذبے ہماری سوچ کو مزید تقویت ملی ہے۔ اُنکا جو نظریہ تھا، اُنکی جو فکر تھی، ہم اُس نظریے اور فکر کو نیشنل پارٹی کے پلیٹ فارم سے ہمیشہ ہم اُس پر کاربند رہ کر اپنے غریب عوام کی فلاح و بہبود کیلئے کام کرینگے۔ مَیں دعا کرتا ہوں کہ انکے سوگواران کو خدا یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر: شکریہ جی۔ اِس سے قبل کہ مَیں اجلاس کی کارروائی جناب محمد عظیم خان بلیدی، ممبر،۔۔۔

محترمہ یاسمین بی بی لہڑی: جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: میڈم یاسمین! آپ بات کرنا چاہتی ہیں؟ جی آپ بات کریں۔

محترمہ یاسمین بی بی لہڑی: بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ جس طرح سے میرے بہت ہی معتبر بھائی، عظیم جان بلیدی صاحب کے حوالے سے جو واقعہ پیش آیا۔ اور یہاں اسمبلی ممبران نے اُنکے بارے میں اپنی رائے کا اظہار

کیا۔تو ایک بہن کی حیثیت سے مَیں بھی یہ feel کر رہی ہوں مجھے ایسے لگتا ہے جیسا کہ کل کا دن جب وہ یہاں ہمارے درمیان ہوتے تھے۔تو اُنکی موجوگی سے، اُنکی جو positive سوچ کے ریز ہم feel کرتے تھے یا میں بحیثیت بہن کے مجھے feel ہوتا تھا، تو اُن positive سوچ سے آج مَیں اپنے آپکو محروم feel کر رہی ہوں۔اور میں سمجھتی ہوں کہ اگر یہ بات ہے مطلب کسی کے مثبت روّیوں یا اُسکی پختگی کو آپ نے دیکھنا ہے، پرکھنا ہے، تو اُس کیلئے میرے خیال میں الفاظ یا اسکا background جاننا ضروری نہیں ہوتا۔جب عظیم بھائی یہاں بیٹھے ہوتے تھے، اگر کوئی بندہ اُسکو نہیں بھی جانتا تھا، تو پہلی ہی ملاقات میں اُسکے چہرے کو دیکھ کر اسکو ایک بہت زیادہ پُرامن، دلیر، positive سوچ رکھنے والا ایماندار بندہ دکھائی دیتا تھا۔ بھلے آپ اسکے background کو اگر نہیں جانتے تھے یا آپکو زیادہ عرصہ نہیں ہوتا، اُس سے پہچان لیتے تھے۔مَیں سمجھتی ہوں کہ آج ہم feel کرتے ہیں کہ ایک ساتھی کی حیثیت سے، نیشنل پارٹی کو ایک بڑا loss ہوا ہے، اُس نقصان کو شاید ہم کبھی پُر نہیں کر سکیں۔لیکن ایک بہن کی حیثیت سے مَیں یہ ضرور عہد کرونگی کہ جو اُنکی سوچ تھی، اُنکی فکر تھی، اُسکا جو نظریہ تھا، کم عمری میں جو سیاسی پختگی وہ رکھتے تھے۔اُس پختگی کی پاسداری رکھتے ہوئے ہم اسکے نظریے کو آگے لے جائیں گے۔اور مَیں اُنکو اُنکی خدمات پر، اُنکی contribution پر خراج عقیدت پیش کرتی ہوں۔

جناب اسپیکر: امان اللہ نوتیزئی صاحب۔

میر امان اللہ نوتیزئی: جناب اسپیکر! عظیم بلیدی صاحب ایک عظیم نوجوان تھے۔مَیں اپنی پارٹی مسلم لیگ (ق) کی طرف سے افسوس کا اظہار کرتا ہوں کہ نوجوان ہم سے گیا۔اللہ انکی مغفرت کرے۔اور انکے خاندان کو صبر و تحمل دے۔

جناب اسپیکر: شکریہ جی۔اِس سے قبل کہ مَیں اجلاس کی کارروائی جناب محمد عظیم خان بلیدی، ممبر بلوچستان صوبائی اسمبلی کی عقیدت میں اُنکی ناگہانی موت پر برخاست کروں۔مَیں انتہائی رنج وغم کے ساتھ اِس ایوان کی موجودہ کاروان میں شامل جواں سال ساتھی، فاضل ممبر جناب محمد عظیم بلیدی مرحوم کی نشست پی بی 49 کیچ 2 اِس معزز ایوان کی اجازت سے خالی قرار دینے کا اعلان کرتا ہوں۔اب اسمبلی کا اجلاس آج کے ایجنڈے کی کارروائی کے ساتھ بروز سوموار مورخہ 19/اگست شام 4:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس سہ پہر 4 بجکر 55 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆ختم شد☆☆